الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی
یا رسول اللہ
حرکات الوہابیہ
مصنف
مناظر اسلام صوفی سردار محمد نشان قادری

حسن رضا سردار وصفی قادری کاموکی

0306-4020201

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اَسوَاطُ الْاَخیَارِ عَلٰی اَدبَارِ الْاَشرَارِ

حرکات الوھابیہ

از

سردار ملت مناظر اسلام صوفی سردار محمد نشان قادری

خطیب اعظم کاموکی

برادر اصغر

امام المناظرین حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا وسن پوری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قادریہ وصفیہ کاموکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: حرکات الوہابیہ

تالیف: سردار ملت مناظر اسلام صوفی سردار محمد نشان قادری

تصحیح: صاجبزادہ حسن رضا سردار وصفی قادری

کمپوزنگ: عرفان ثاقب

اشاعت اول: ستمبر 1985

اشاعت دوم: اکتوبر 2019

ملنے کے پتے:

ا: جامع مسجد قادری صوفی نشان صاحب والی محلہ بلال پارک گلی نمبر ا نشان سٹریٹ کاموںکی ضلع گوجرنوالہ

۲: صاجبزادہ حسن رضا سردار وصفی قادری

موبائل: 0331-6471499 0306-4020201

۳: المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑوالا روڈ فیصل آباد

فون: 0321-7031640

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

لاہور کے عبدالجلیل دیوبندی وہابی کا رسالہ بنام ''سنت و بدعت کا تقابلی جائزہ'' نظر سے گزرا جس میں مؤلف نے بڑی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مسائل کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے یہ وہابیوں کی پرانی عادت ہے۔

رسالہ کا جواب لکھنے کی کوئی ضرورت تو نہیں تھی کیوں کہ مؤلف رسالہ غیر معروف اجہل انسان ہے۔

تاہم جواب لکھنا اس لئے ضروری سمجھا کہ اس نے اکثر حوالہ جات نقل کرنے میں سید المحرفین سرفراز خاں صاحب گکھڑوی کی کتابوں کا سہارا لیا ہے، ہم ادلہ اربعہ شرعیہ سے نجدی وہابی کے قائم کردہ اعتراضات کا جواب نقل کرتے ہیں تاکہ امت محمدیہ کا ہر فرد دلائل حقہ کو پڑھ کر صراط مستقیم پر گامزن ہو جائے، اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو قبولیت کا شرف بخش کر توشۂ آخرت بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

نیاز آگین سردار محمد نشان قادری

۱۱/۸/۱۹۸۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی

الہ و اصحابہ اجمعین

امابعد!

وہابی خارجی کی نقل کردہ حدیث شریف کا متن

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ

(مشکوۃ، ص ۲۷ عربی)

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئ بات نکالی جو اس میں

نہیں پس وہ مردود ہے۔

اسی حدیث شریف کی شرح ہم وہابی خارجی کے مسلم بزرگ مولوی

قطب الدین دہلوی شارح مشکوۃ کی زبانی نقل کرتے ہیں۔

"اور لفظ مَا لَیْسَ مِنْہُ میں اشارہ اس کی طرف کہ نکالنا اس چیز کا کہ

مخالف کتاب وسنت کے نہ ہو برا نہیں۔"

(مظاہر حق جلد نمبر ا صفحہ ۷۰)

نقل کردہ عبارت سے واضح ہو گیا کہ جو چیز کتاب وسنت کے مخالف ہو

اس کا جاری کرنا برا ہے، دوسری چیز کا نہیں لیکن اچھا طریقہ جاری کرنے کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود اجازت فرمائی ہو تو اس کے نہ ماننے والا بھی مسلمان نہیں۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

مَنْ سَنَّ فِیْ الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ

(مشکوۃ شریف صفحہ ۳۳)

جو شخص کسی وقت اسلام میں نیک طریقہ جاری کرے اس کو اجر ملے گا اور جس نے اس کے بعد عمل کیا اس کو بھی اجر ملے گا،

مذکورہ حدیث شریف سے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرنے کی اجازت ثابت ہوگئی۔

اعتراض نمبرا

اذان علی القبر کا کوئی ثبوت نہیں!

جواب:

اَذَان عَلَی الْقَبْر کا مسئلہ تو حدیث شریف سے ثابت ہے۔

عبارت مبارکہ یہ ہے:

حضرت سعید بن منصور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

فرمایا:

جب میت کو قبر مین دفن کر دیا جائے اور لوگ واپس گھروں کو چلے جائیں تو مستحب ہے، قبر کے پاس میت کو کہا جائے، اے فلاں! تو کہہ تین بار کلمہ طیبہ اے فلاں! تو کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۳۰۷)

مذکورہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ تلقین علی القبر سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے اور نقل کردہ تلقین بایں الفاظ اذان میں موجود ہے۔

اعتراض نمبر۲:

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سایہ ہے

حَتّٰی رَاَیْتُ ظِلِّیْ وَ ظِلَّکُمْ (مستدرك للحاکم)

جواب:

اگر وہابی خارجی پوری عبارت نقل کر دیتا تو خباثت باطنی کا کیسے پتہ چلتا اور یحرفون الکلم عن مواضعہ کا مصداق کیسے بنتا، حدیث

شریف کی اصل عبارت یوں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اپنا دست مبارک متعدد بار آسمان کی طرف اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر جنت پیش کی گئی اور حَتّٰی رَاَیْتُ ظِلِّیْ وَ ظِلَّکُمْ فِیْھَا یہاں تک کہ میں نے اپنا عکس اور تمہارا عکس جنت میں دیکھا۔

(مستدرک شریف جلد۴ صفحہ ۴۵۶)

وہابی خارجی نے ظلی و ظللکم تو نقل کر دیا اور فیھا شیر مادر سمجھ کر پی گیا۔
وہابی کی عجیب منطق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو زمین پر ہوں اور سایہ جنت میں، شعور ہوتا تو وہابی نہ بنتے۔

وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ ○

اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کے دلائل حقہ ہم لکھتے ہیں۔

(۱) مدارج النبوت اردو صفحہ ۴۳ جلد نمبر ۱ (۲) الخصائص الکبری صفحہ ۶۸ جلد نمبر ۱ (۳) سیرت حلبیہ صفحہ ۳۸۱، جلد ۳ (۴) نسیم الریاض برحاشیہ علی القاری صفحہ ۲۸۲ جلد ۳ (۵) مکتوبات مجدد دفتر دوم صفحہ ۵۱۵ (۶) تاریخ الخمیس صفحہ ۲۱۹ جلد نمبر ۱ (۷) تفسیر مدارک صفحہ ۱۰۳، جلد نمبر ۲ (۸) کتاب الوفا للجوزی صفحہ ۴۰۷ (۹) حجۃ اللہ علی العالمین للنبہانی صفحہ ۶۸۶ (۱۰) شفاء شریف صفحہ ۲۴۳، جلد نمبر ۱ (۱۱) تفسیر عزیزی اردو پارہ ۳۰ صفحہ ۳۶۱ (۱۲) الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۵۱ (۱۳) امداد السلوک صفحہ ۱۵۶۔

مذکورہ تمام صحیح روایات سے ثابت ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

اعتراض نمبر ۳:

قبر پر چراغ جلانا منع ہے

نقل کردہ عبارت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسِّرَاجَ۔

(ابوداؤد، صفحہ ۱۰۵ عربی جلد نمبر ۲)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر اور چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی۔

جواب:

اسی حدیث کے متعلق وہابیوں کے مسلم بزرگ کا فتوی پڑھیے:

''پس از یں روایات معلوم شد کہ روشنی کردن بر قبور جائز است''۔

(مائۃ مسائل، اسحاق دہلوی صفحہ ۷۶)

پس ان روایات سے معلوم ہوا کہ قبروں پر روشنی کرنا جائز ہے۔

اعتراض نمبر۴:

تربت اولیاء کرام پر غلاف ڈالنا جائز نہیں

اِنَّ اللّٰہَ لَمۡ یَاۡمُرۡنَا اَنۡ نَّکۡسُوَ الۡحِجَارَۃَ وَالطِّیۡنَ (مسلم شریف)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔

جواب:

وہابی خارجی نے نہ تو مکمل حدیث نقل کی اور نہ ہی صفحہ لکھا، اصل

عبارت یوں ہے:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ میں نے پردہ لیا اس کو اپنے دروازے پر لٹکایا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے پردے کو دیکھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے پس میں نے اس کو پکڑا اور کاٹ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم کو نہیں حکم دیا کہ پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنائیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پس کاٹ دیا ہم نے اس میں سے۔

(مسلم شریف صفحہ ۲۰۰، عربی جلد نمبر ۲)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

كَانَ فِيهِ صُوَرُ الْخَيلِ ذَوَاتِ الْاَجْنِحَةِ

اس پردے پر گھوڑے کی تصویریں اور پرندوں کی تصویریں تھی اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تصویروں والے پردے دیواروں اور گھر کے اندر لٹکانے سے منع فرمایا۔

باقی رہا مزارات مقدسہ پر غلاف ڈالنا تو وہ عند الشرع جائز ہے اور

حدیث شریف سے ثابت ہے لیکن وہابی کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ حدیث شریف میں تصویر والے پردے لٹکانے کی ممانعت ہے نہ کہ صلحاء کی قبروں پر غلاف ڈالنے کی۔

مزارات مقدسہ پر غلاف ڈالنے کے متعلق حدیث شریف ملاحظہ کیجئے:

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اماں جان! آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرات شیخین کے روضہ انور سے چادر اٹھائیں تو میں زیارت کرلوں، اماں جان نے چادر ہٹائی اور میں نے زیارت کی۔

(مشکوۃ شریف عربی فصل ثانی صفحہ ۱۴۹)

اعتراض نمبر ۵:

سید احمد سلجماسی کی دو بیویوں کا واقعہ کہ ایک بیوی سے ہم بستری کے وقت سید عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ کا روحانی طور پر دیکھنا

جواب:

اس واقعہ کی صحت کے لیے ہم پہلے حدیث شریف بیان کرتے ہیں:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم میدان بدر میں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستہ میں مقام روحاء پر ایک بدوی ملا۔ لوگوں نے اس سے اہل مکہ کے متعلق خبر پوچھی لیکن اس کو کچھ خبر نہ تھی لوگوں نے اس سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کر، اس نے پوچھا: کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں، لوگوں نے کہا: ہاں! اعرابی نے کہا:

آپ اللہ کے رسول ہیں تو بتائیں کہ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟

حضرت سلمہ بن سلامہ بن دقش (جو ابھی بچے تھے) نے کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نہ پوچھ میں تجھے بتاتا ہوں۔

تو نے اس اونٹنی سے جفتی کی ہے اور تیرا مضغہ اس کے پیٹ میں ہے۔

(مستدرک شریف، صفحہ ۴۱۸، جلد ۳، البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۱۶ جلد ۳)

نقل کردہ عبارت سے ثابت ہو گیا کہ کامل ولی نے اعرابی کو اونٹنی سے جفتی کرتے روحانی طور پر دیکھا تو سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہدہ فرمانے سے کوئی قباحت لازم نہ آئے گی۔

آگے چل کر وہابی لکھتا ہے: کہ مرد و عورت کے ہم بستری کے وقت کراماً کاتبین دونوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں: اگرچہ علیحدہ ہو

جاتے ہیں لیکن مکان میں موجود تو رہتے ہیں۔

باقی رہا شیخ کامل کا ہر وقت مرید کے ساتھ رہنا تو یہ تو وہابیوں کے مسلم بزرگ کا بھی عقیدہ ہے۔

"وہم مرید بریقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست۔

الشہاب الثاقب صفحہ ٦١

بات یہ ہے کہ مرید اس بات کو یقین کے ساتھ جان لے کہ شیخ کی روح ایک جگہ مقید نہیں جس جگہ مرید ہو قریب یا دور اگرچہ اس شخص سے شیخ دور ہو مگر اس کی روحانیت دور نہیں ہے۔

اعتراض نمبر:٦

کسی ولی کی قبر کو پختہ بنانا اور نشان رکھنا غیر مشروع ہے:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یُّجصَّصَ الْقَبْرُ۔

(مسلم شریف، جلد نمبر ١)

جواب:

اس حدیث شریف کے متعلق محدثین کرام کا فیصلہ پڑھیے!

اِنْ یُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ لِمَافِیْهِ مِنَ الزِّیْنَةِ وَالتَّکَلُّفِ وَ جَوَّزَ الْحَسَنُ الْبَصرِیُّ التَّطْیِیْنَ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ اَنْ یُّطَیَّنَ الْقَبْرُ وَقَالَ فِی الْخَانِیَةِ وَ تَطْیِیْنُ الْقُبُوْرِ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

(مشکوۃ شریف عربی صفحہ ۱۴۸ حاشیہ نمبر ۹)

کہ قبروں کو گچ کیا جائے جب کہ اس میں تکلف اور زینت ہو اور امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے قبروں کو لیپنا جائز سمجھا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے مستحب کہا اور حاشیہ میں ہے کہ قبر کو مٹی سے لیپنے میں کوئی حرج نہیں۔

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ گچ کرنے کی ممانعت ہے مگر قبر کو لیپنا جائز ہے۔ وہابی خارجی کو جصص کے معنی نہیں آتے حالانکہ مفتاح اللغات صفحہ ۲۱۲ پر لیپنا کے معنی لکھے ہیں، باقی رہا نشان رکھنا تو سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر نشان رکھا اور فرمایا: کہ اس نشان سے میرا بھائی پہچانا جائے۔

(مشکوۃ عربی باب البکاء علی المیت، صفحہ ۱۴۹ اسطر ۳)

اعتراض نمبر ۷:

جنازہ کے آگے کلمہ طیبہ کا ذکر بلند آواز سے کرنا ثابت نہیں

عبارت یہ ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مقامات پر خاموشی کو پسند فرماتے تھے:
تلاوت قرآن کے وقت، میدان جہاد میں قتال کے وقت اور جنازے کے
موقع پر۔

(السیر الکبیر جلد ا صفحہ ٦٦)

جواب:

نقل کردہ عبارت کی شرح ملاحظہ فرمایئے:

فَاَمَّا رَفْعُ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ فَالْمُرَادُ بِهِ النَّوْحُ وَ تَمْزِيْقُ الثِّيَابِ وَ خَمْشُ الْوُجُوْهِ فَذَالِكَ حَرَامٌ

مذکورہ عبارت سے وہابی کی خیانت ثابت ہوگئی کہ جنازے کے ساتھ نوحہ کرنا اور کپڑے پھاڑنا اور منہ پیٹنا منع ہے نہ کہ ذکر بالجہر۔

وہابی کو اپنے گھر کی خبر لینی چاہئے حوالہ پیش کیا جاتا ہے، مفتی محمود وہابی کے جنازے کے ساتھ کلمہ طیبہ کا ذکر کیا گیا، چوک فیصل کے راستے مسجد شہداء لایا گیا جہاں سے جنازے کا جلوس گول باغ کی طرف پیدل روانہ ہوگیا راستے میں ہزاروں افراد بآواز بلند کلمہ شہادت کا ورد کررہے تھے۔

(نوائے وقت ٢٦ دسمبر ١٩٨٢ء)

اعتراض نمبر:۸

اولیاء اللہ اور انبیائے کرام سے مدد مانگنا جائز نہیں

قُلْ انی لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ٥ (جن:۲۱)

آپ فرما دیجئے: میں تمہارے نقصان اور بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا۔

جواب:

اس آیت پاک میں ذاتی اختیار کی نفی ہے نہ کہ عطائی کی کہ اللہ تعالیٰ نے خود موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق فرمایا ہے:

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ ٥ (سورۃ المائدۃ)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! نہیں میں اختیار رکھتا مگر اپنی جان اور اپنے بھائی کی جان کا۔

نقل کردہ آیت سے ثابت ہو گیا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام اپنی جان اور اپنے بھائی کی جان کا اختیار رکھتے ہیں تو امام الانبیاء تو بدر جہا ان سے بہتر اختیار رکھتے ہیں۔

اعتراض نمبر:۹

سرکار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی ازواج اور بنات اور

صاحبزادگان اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی کے وصال کے بعد اس کے لئے فاتحہ، تیجہ، دسواں، چہلم وغیرہ نہیں کیا، اگر یہ رسومات نیکی کا کام ہوتیں تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام ان سے ناواقف نہ ہوتے۔

جواب:

وہابی خارجی نے جھوٹ بولا ہے کہ کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں، حالانکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ساتہ کرنا ثابت ہے عبارت یہ ہے:

امام احمد نے زہد اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا: وہ فرماتے ہیں بے شک مردے اپنی اپنی قبروں میں سوال کئے جاتے ہیں۔ سات دن تک پس وہ (صحابہ کرام) یہ کرتے تھے کہ ان دنوں میں مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانا کھلایا جائے۔

(کشف الغمہ صفحہ ۱۷۴ جلد ۱، شرح الصدور صفحہ ۵۷ عربی، تفسیر در منثور صفحہ ۸۳، جلد نمبر ۴) الحاوی للفتاوی للسیوطی عربی صفحہ ۱۸۳ جلد ۲)

احادیث مرفوعہ سے ثابت ہو گیا کہ ساتہ صحابہ کرام کی سنت ہے، اب وہابی کے گھر کا حوالہ نقل کیا جاتا ہے:

اَمَّا تَابِعِین کِرَام کَانَ السَّلَفُ یُحِبُّوْنَ الْاِطْعَامَ عَنِ الْمَیِّتِ

اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَ شَوَاهِداین بسیار است۔ (فتاوی شاہ رفیع الدین صفحہ ۸)

البتہ تابعین کرام سلف بزرگان دین تھے میت کی طرف سے چالیس دن تک کھانا کھلانے کے عمل کو پسند کرتے تھے، اور اس پر دلائل بہت زیادہ ہیں۔

مذکورہ عبارت سے ثابت ہو گیا کہ چہلم کرنا تابعین کی سنت ہے۔

اعتراض:۱۰

اذان کے اول صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز نہیں

جواب:

اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا عند الشرع جائز ہے حدیث شریف پڑھ لیجئے:

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ جس ''اچھے کام'' کی ابتداء اللہ کے ذکر اور میرے درود کے ساتھ نہیں وہ کام اقطع اور ہر برکت سے خالی ہے۔"

(جلاء الافہام عربی صفحہ ۲۶۱، اردو صفحہ ۲۶۲)

مذکورہ حدیث سے ثابت ہو چکا کہ ہر اچھے کام سے قبل نبی کریم علیہ

الصلاۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے، وہابی صلوۃ وسلام اس لئے نہیں پڑھتا کہ وہ اذان کو اچھا کام نہیں جانتا۔

اعتراض:۱۱

مزارات کے قریب مسجدیں بنانا جائز نہیں

(ابوداؤد، جلد نمبر۲)

جواب:

وہابی کی نقل کردہ حدیث کی شرح ملاحظہ فرما کر خود فیصلہ کریں کہ وہابی کتنا جھوٹ بولتا ہے۔ لَعنَتُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِینَ

قاضی بیضاوی علیہ الرحمۃ نے کہا: کہ یہودی اور نصرانی انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی قبروں کی طرف تعظیما سجدہ کرتے اور ان کو قبلہ بناتے، ان کی طرف نماز میں اپنے چہرے کرتے اور مثال ان کی ہے کہ وہ بتوں کی پوجا کرتے۔ ان پر لعنت ہو اور مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے، اس بات سے اور نہ ان کی تعظیم کے لئے اور نہ ان کی طرف چہرہ کرنے کے لئے اور لیکن جو کوئی مسجد بنائے اولیاء کے قریب تبرک حاصل کرنے کے لئے۔ پس وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

(ابوداؤد عربی صفحہ ۱۰۵، جلد نمبر۲ حاشیہ نمبر۸)

مذکورہ عبارت سے واضح ہو گیا کہ اولیاء اللہ کے قریب مسجدیں بنانا جائز ہیں۔

وَلٰکِنَّ الْوَھَّابِیَّۃَ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ.

اعتراض:۱۲

مفتی احمد یار خان صاحب لکھتے ہیں کہ نبی کو بشر کہنا حرام ہے۔(جاء الحق صفحہ ۱۷۳، جلد ۱)

جواب:

وہابیوں خارجیوں کے مسلّم بزرگوں کا عقیدہ بھی یہی ہے اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے، جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

(عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین صفحہ ۲۳۶)

ذرا اسے بھی پڑھیے:

فرمایا: بعض لوگ نور و بشر کے جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں یہ نازک مقام ہے کسی وقت بے ادبی سے بشر کہہ دیا تو پیغمبر کی تنقیص لازم آئے گی، جس

سے ایمان سلب ہونے کا اندیشہ ہے۔ (تذکرہ ادریس کاندھلوی صفحہ ۱۶۳)

مذکورہ دونوں عبارتیں پڑھ کر نجدی جو فتوی مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر لگاتے ہیں وہی اپنے مسلم بزرگوں پر ٹھونس دیں۔

اعتراض نمبر:۱۳

مسئلہ حاضر و ناظر کا جسم کے ساتھ ہونا مناظر بریلویت صوفی محمد اللہ دتا صاحب کا عقیدہ ہے، قرآن کریم کا نہیں، زیرِ آیت:

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَآ إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ (القصص: ٤٤)

جواب:

اسی آیت کے متعلق مفسر قرآن علامہ صاوی مالکی علیہ الرحمۃ یوں رقم طراز ہیں کہ اس آیت سے جسمانی طور پر حاضر ہونے کی نفی ہے، نہ کہ روحانی طور پر ہونے کی۔ (الصاوی علی الجلالین صفحہ ۱۸۲، جلد ۳)

اور حاضر و ناظر کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا فتوی ہے کہ بارہویں صدی تک اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں۔

(اخبار الاخیار فارسی صفحہ ۱۵۵، برحاشیہ مرقوم است)

اعتراض نمبر:۱۴

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو علم ما کان وما یکون نہیں

جواب:

قرآن کریم کی آیت مبارکہ سے ثابت ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○

اور یہ نبی غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں۔

اسی آیت کی تفسیر وہابی مولوی کی زبانی سنیئے اور فتویٰ کفر، ان پر بھی لگائیے۔

یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے ماضی سے متعلق ہو یا مستقبل سے ہو۔ (مترجم قرآن کریم حاشیہ شبیر احمد عثمانی صفحہ ۷۸۰، عقائد علماء دیوبند اور حسام الحرمین صفحہ ۳۳۷)

اعتراض نمبر:۱۵

اولیاءاللہ کے نام مشہور کردہ چیز اور نذر و نیاز حرام ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ ـــــــ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ○

(سورة البقرة)

بے شک حرام کیا تم پر مردار۔۔۔اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی کا نام پکارا گیا۔

جواب:

اسی آیت کا ترجمہ وہابی کے مسلم بزرگ شاہ ولی اللہ دہلوی کی زبانی سنیے!

وآنچہ آواز بلند کردہ شود در ذبح وے بغیر خدا (مترجم قرآن صفحہ ۳۳)

اور وہ جو کہ پکارا جائے (جانور پر) وقت ذبح غیر خدا کا نام۔

اسی آیت کے متعلق تمام مفسرین قرآن کا ترجمہ ملاحظہ کیا جائے۔

(۱) تفسیر مظہری عربی صفحہ ۱۷۰، (۲) تفسیر خازن علیٰ معالم صفحہ ۱۴۰ جلد ۱ (۳) تفسیر بیضاوی صفحہ ۳۵، جلد نمبر ۱ (۴) تفسیر در منثور صفحہ ۱۶۸ جلد نمبر ۱ (۵) تفسیر کبیر صفحہ ۱۱ جلد ۵ (۶) تفسیر ابن کثیر عربی صفحہ ۲۰۵، جلد نمبر ۱ (۷) تفسیر موضح القرآن صفحہ ۲۶ (۸) تفسیر جامع البیان صفحہ ۴۱ جلد ۱۔

تمام مفسرین اہل سنت نے اس آیت کا ترجمہ عند الذبح غیر اللہ کا نام پکارا جائے لکھا ہے۔

وہابی کو اتنا بھی شعور نہیں کہ اس آیت میں ما لفظ مطلق ہے، یا مقید، ہم امت وہابیہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس آیت پاک سے لفظ ما کو مطلق ثابت کریں۔

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا ۝

اولیاءاللہ کے نام کی مشہور کردہ چیز حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فوت شدہ والدہ کے متعلق حضور سید عالم علیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کیا کہ آقا میں اپنی والدہ کی کیا خدمت کروں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ ۔ (مشکوۃ عربی ، صفحہ:١٦٩)

یعنی یہ کنواں ام سعد کا ہے۔ جس کا معنی یہ ہوا کہ کنواں کھدوا کر اپنی والدہ کے نام مشہور کر دے۔

حدیث میں لام تعلیل ہے۔

اِذَا ثَبَتَ الْعِلَّةُ ثَبَتَ الْحُكْمُ۔

اب نذر کے متعلق ملا احمد جیون علیہ الرحمۃ کا فتوی پڑھیئے!

اِنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِىْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ (تفسیرات الاحمدیہ عربی صفحہ٢٩)

بے شک جس گائے کی اولیاء کے لئے نذر مانی جائے جیسے کہ ہمارے زمانے میں رسم ہے حلال و پاکیزہ ہے۔

اعتراض نمبر:۱۶

گھروں میں ایک سمت جگہ مخصوص کرنا جاہلوں کا کام ہے

جواب:

ہم حدیث شریف سے ثابت کرتے ہیں کہ گھروں میں جگہ مخصوص کر کے عبادت کرنا سنت صحابہ ہے، جاہلوں کا کام نہیں۔

سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی: آقا آپ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تو میں اس جگہ کو مخصوص کرلوں گا اور جائے نماز بنالوں گا، پس نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام صحابی کے گھر تشریف لے گئے اور مع صحابہ نماز پڑھی تو صحابی نے اس کو جائے نماز بنالیا۔ (مسلم شریف، عربی صفحہ ۴۶، جلد اول)

اعتراض نمبر:۱۷

ندا ''یارسول'' اور ''یا محمد'' کرنا ناجائز ہے۔

جواب:

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا (النور)

اسی آیت کی تفسیر میں شاہ عبدالقادر دیوبندی نے یوں لکھا ہے۔

یانبی اللہ، یا رسول اللہ، یا ایھا النبی، خطاب محمد است۔

(موضح القرآن صفحہ ۳۷۳)

ندا یا رسول اللہ تو متعدد قرآنی آیات سے ثابت ہے وہابی کو نظر نہ آئے تو ہمارا قصور نہیں اور دیگر کتب احادیث سے سنت صحابہ علیہم الرضوان ثابت ہے۔

یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(مسلم شریف عربی صفحہ ۴۱۹)

نعرہ رسالت تو تقریری حدیث سے ثابت ہو گیا، اب مشکل کے وقت ندا یا رسول اللہ کا جواز پیش کیا جاتا ہے، وہابی خارجی آنکھیں کھول کر پڑھیں۔

(۱): کامل ابن اثیر صفحہ ۲۴۶ جلد نمبر ۲، (۲) فتوح الشام اردو صفحہ ۵۹۴ جلد نمبر ۱، (۳) تفسیری عزیزی صفحہ ۲۰۷ اردو، (۴) البدایۃ والنہایہ صفحہ ۳۴۶، جلد نمبر ۶، ان تمام کتب میں یہ عبارت موجود ہے۔

شِعَارُ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ شِعَارُھُمْ یَا مُحَمَّدَاہُ۔

صحابہ کرام جنگوں میں مشکل کے وقت یا محمداہ کا نعرہ لگاتے تھے۔

اعتراض نمبر:۱۸

فرض نماز کے بعد ذکر بالجہر کرنا منع ہے۔

جواب:

ذکر بالجہر بعد الصلوۃ مسنون ومشروع ہے، عبارت دیکھئے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ٥

(مشکوۃ شریف عربی باب الذکر بعد الصلوۃ صفحہ ۸۸)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس وقت نماز سے سلام پھیرتے تھے تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے اور حدیث بھی درج ہے۔

(بخاری شریف عربی صفحہ ۱۱۶ جلد ۱)

ذکر بالجہر کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ پڑھیے:

وجہر بذکر مشروع است بلاشبہ

(اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۴۲۰ جلد نمبر ۱)

اور ذکر بالجہر بلاشبہ جائز ہے۔

نوٹ: ہمارے نقل کردہ حوالہ جات کو جو شخص غلط ثابت کرے فی حوالہ ایک سو روپیہ انعام حاصل کرے۔

(ختم شد)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی
یا رسول اللہ ﷺ
حرکات الوہابیہ
مصنف
مناظر اسلام صوفی سردار محمد نشان قادری